1

محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

مصنف ابن ابی شیبہ 30709 کے مطابق قیس بن سعد نے محمد بن ابی بکر کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تم کو مار کر گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دیا جائے گا اس روایت کے مطابق قیس بن سعد پہلے گورنر تھے مگر سیدنا علیؓ نے انکو معزول کر کے محمد بن ابی بکر کو گورنر لگا دیا تو قیس بن سعد محمد بن ابی بکر کو سمجھا رہے تھے کہ اگر تم نے میری ہدایات پر عمل نہ کیا تو تمکو مار کر گدھے کی کھال میں جلا دیا جائے گا

تبصرہ: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کو بیان کرنے والے محمد بن سیرین ہیں محمد بن سیرین کا سیدنا علیؓ سے سماع نہیں ہے- لہزاہ روایت منقطع ہے

غبنا ونقص رأيهما، ولعمر الله إن كانا لمغبونين ولا ناقصي الرأي ولكن كانا أمرأين يحرم عليهما من هذا المال الذي أصبنا بعدهما لقد هلكنا؛ وأيم الله ما جاء الوهم إلا من قبلنا.

٣٠٧٠٩ ـ حدثنا أسود بن عامر قال حدثنا جرير بن حازم قال سمعت محمد بن سيرين قال: بعث علي بن أبي طالب قيس بن سعد أميراً على مصر، قال: فكتب إليه معاوية وعمرو بن العاص بكتاب فأغلظا له فيه وشتماه وأوعداه، فكتب إليهما بكتاب لأن يغار بهما ويطمعهما في نفسه، قال: قال: فلما أتاهما الكتاب كتبا إليه بكتاب يذكران فضله ويطمعانه فيما قبلهما، فكتب إليهما بجواب كتابهما الأول يغلظ فلم يدع شيئاً إلا قاله، فقال أحدهما للآخر: لا والله ما نطيق نحن قيس بن سعد، ولكن تعال نمكر به عند علي، قال: فبعثا بكتابه الأول إلى علي، قال: فقال له أهل الكوفة: عدو الله قيس بن سعد فاعزله، فقال علي: ويحكم أنا والله أعلم هي إحدى فعلاته، فأبوا إلا عزله فعزله، وبعث محمد بن أبي بكر، فلما قدم على قيس بن سعد قال له قيس: انظر ما آمرك به، إذا كتب إليك معاوية بكذا وكذا فاكتب إليه بكذا وكذا، وإذا صنع بكذا فاصنع كذا، وإياك أن تخالف ما أمرتك به، والله لكأني أنظر إليك إن فعلت قد قتلت ثم أدخلت جوف حمار فأحرقت بالنار، قال: ففعل ذلك به.

٣٠٧١٠ ـ حدثنا أسود بن عامر قال حدثنا جرير بن حازم عن محمد بن سيرين قال: ما علمت أن علياً اتهم في قتل عثمان حتى بويع، فلما بويع اتهمه الناس.

٣٠٧١١ ـ حدثنا أسود بن عامر قال حدثنا جرير بن حازم عن محمد بن سيرين قال: قال قيس بن سعد بن عبادة: لولا أن يمكر الرجل حتى يفجر لمك...
الليل.

الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار

الإمام الحافظ أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبسي

المتوفى سنة ٢٣٥هـ

تقديم وضبط كمال يوسف الحوت

30709

٣٠٧١٢ ـ حدثنا معاذ بن معاذ عن أبي معدان عن ...
ومالك بن دينار ومسلم بن يسار وسعداً يأمرون بقتال الحج...
للحجاج عقوبة جاءت من السماء فليستقبل عقوبة الله بالسيف...

٣٠٧١٣ ـ حدثنا أبو سفيان الحميري قال حدثنا ...
عبد الملك بن مروان؛ من أراد أن يتخذ جارية للتلذذ فليتخ...
فليتخذها فارسية، ومن أراد أن يتخذها للخدمة فليتخذها رو...

٣٠٧١٤ ـ حدثنا الفضل بن دكين قال حدثنا ابن أبي [...
معاوية: أنا أول الملوك.

٣٠٧١٥ ـ حدثنا ابن نمير عن إسماعيل بن إبراهيم...
معاوية: ما زلت أطمع في الخلافة منذ قال لي رسول الله ﷺ...

2

محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

طبقات ابن سعد میں بھی روایت ہے کہ محمد بن ابی بکر کو گدھے کی کھال میں ڈال کر جلایا گیا

تبصرہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے کیونکہ حسن بصری مدلس بھی ہیں اور ارسال بھی کرتے ہیں۔ اور یہاں انہوں سماع یا مشاہدے کی صراحت نہیں کی ہے

محمد بن سيرين يقول ، قالت عائشة حين قُتل عثمان : مُصْتُم الرجل مَوْص الإناء ثمّ قتلتموه .

قال : أخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي قال : أخبرنا أبو الأشهب قال : أخبرنا الحسن قال : لما أُدركوا بالعقوبة ، يعني قتلة عثمان بن عفّان ، قال أُخذ الفاسق ابن أبي بكر ، قال أبو الأشهب ، وكان الحسن لا يسمّيه باسمه إنّما كان يُسمّيه الفاسق ، قال فأُخذ فجعل في جوف حمار ثم أُحرق عليه .

قال : أخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي قال : أخبرنا أبو الأشهب قال : حدّثني عوف عن محمّد بن سيرين أنّ حُذيفة بن اليمان قال : اللّهمّ إنْ كان قتل عثمان خيراً فليس لي منه نصيب ، وإن كان قتله شرّاً فإنّي منه بَريء ، والله لَئِنْ كان قتله خيراً لَيَحْلُبُنّها لَبَناً ، ولئنْ كان قتله شرّاً لَيَمْتَصُنّ بها دماً .

قال : أخبرنا عمرو بن عاصم قال : أخبرنا همّام قال : حدّثني قتادة عن أبي المليح عن عبد الله بن سلام قال ...
به سبعون ألفاً من أمته ، ولا قُتل خليفة قطّ إلاّ ...

قال : أخبرنا سليمان بن حرب قال : أ...
عن قُنافة العُقيلي عن مُطَرّف أنّه دخل على ...
إنّا كُنّا ضُلاّلاً فهدانا الله ، وكنا أعراباً فهاجر...
ويغزو الغازي ، فإذا قدم الغازي أقام يتعلّم ...
ما تأمروننا به فإذا أمرتمونا بأمْرٍ اتّبعنا وإذا نُهيت...
جاءنا كتابُكم بقتل أمير المؤمنين عُمَرَ وأنّا باي...
وأنفسكم فبايعنا لبَيْعتكم ، فلِمَ قتلتموه ؟ ...
ذلك جواباً .

قال : أخبرنا أحمد بن عبد الله بن يونس قا...

الطبقات الكبرى
لابن سعد
المجلد الثالث
في البدريين من المهاجرين والأنصار
دار صادر
بيروت

3

محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

محمد بن ابی بکر کے حوالے سے تاریخ طبری کی یہ روایت بہت زیادہ پیش کی جاتی ہے مولانا مودودی رافضی نے بھی خلافت و ملوکیت صفحہ 178 پر اسکا حوالہ دیا اس روایت کو بیان کرنے والا مرکزی راوی ابو مخنف ہے جو کہ محدثین کے نزدیک کذاب و متروک راوی ہے اور اگر کوئی اِس جھوٹی روایت کو دلیل بنانے کی کوشش کرے گا تو بری طرح پھنس جائے گا کیونکہ اِس روایت میں محمد بن ابی بکر اعتراف کر رہا ہے کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اسکے جرم کی سزا دی اور قتل کر دیا

سیوں گا پھر اسے آگ میں جلاؤں گا۔ محمد نے جواب دیا اگر تم میرے ساتھ یہ سلوک کرو گے تو ہمیشہ سے اللہ کے دوستوں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا آیا ہے اور مجھے امید ہے کہ جو آگ تو مجھ پر جلائے گا اللہ اسے میرے لیے ٹھنڈی کر دے گا اور اسے سلامتی کا ذریعہ بنا دے گا جیسا کہ اس نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا اور اس آگ کو تجھ پر اور تیرے دوستوں پر اسی طرح دہکا دے گا جیسا کہ نمرود اور اس کے ساتھیوں پر دہکا دی تھی اللہ تجھے بھی آگ میں جلائے گا جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ) اور تیرا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی آگ میں جلائے گا اور اسے بھی آگ میں جلائے گا اور اس سے اشارہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ تمہیں ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جو تم پر ہر وقت بھڑکتی رہے گی اور جب بھی وہ ہلکی ہو گی اللہ اسے اور بھڑکا دے گا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو میں تجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص میں قتل کر رہا ہوں۔

محمد نے جواب دیا تیرا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا تعلق۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ظلم پر عمل کیا اور قرآن کے حکم کو پس پشت ڈال دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾

''اور جو لوگ اللہ کے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں''۔

ہم نے اسے اس جرم کی سزا دی اور اسے قتل کر دیا تو اور تجھ جیسے اشخاص جو اس کی تعریف کرتے ہیں تو اللہ نے چاہا تو وہ ہمیں اس کے قتل کے گناہ سے پاک رکھے گا اور تو اس کے گناہ میں اس کا شریک ہو گا اور تیرا انجام بھی اللہ وہی کرے گا۔

راوی کہتا ہے کہ اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اس نے آگے بڑھ کر محمد کو قتل کر دیا پھر اسے گدھے کی کھال میں لپیٹ کر آگ میں جلا دیا۔

... کی خبر ملی تو انہیں اس کا بہت افسوس ہوا اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے ... محمد کے قتل کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی اولاد کو اپنے پاس رکھا اس طرح قاسم ... پائی (جو تمام تابعین میں مدینہ کے سب سے بڑے عالم ہیں)۔

... ابن عجلان کے ذریعہ قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ چار ... رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے مسناۃ میں ان کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا ... کنانہ ب التجیبی مارا گیا جب محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی جنگ کرنے والا باقی نہ رہا تو وہ ... قریب پناہ لی معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کو اس کا پتہ چل گیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے محمد کو جا کر گھیر لیا

واقدی کہتا ہے مسناۃ کی جنگ صفر ۳۸ھ میں ہوئی اور جنگ اذرح شعبان میں اسی سال ہوئی۔

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

4 محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

صحیح مسلم کی یہ حدیث غور سے پڑھ لیں لکھا ہے کہ سیدہ عائشہؓ کے پاس ایک مصری آیا تو سیدہ عائشہؓ نے پوچھا تمہارا حکمران حالیہ جنگ کے دوران کیسا رہا تو اس مصری نے کہا بہت اچھا رہا ہر طرح سے ہماری مدد کرتا رہا تو سیدہ عائشہؓ نے کہا میرے بھائی محمد بن ابی بکر کے معاملے میں اس نے جو کچھ کیا مجھے روک نہیں سکتا کہ میں وہ حدیث سناؤں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کو ذمہ دار بنایا جائے اور وہ ان پر نرمی کرے تو اے اللہ! تو بھی اس سے نرمی فرما
(صحیح مسلم:4722)

نوٹ: اس میں سیدہ عائشہؓ اس مصری حکمران کی فضیلت بیان کر رہی ہیں کہ اگرچہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے لیکن وہ تم لوگوں سے اچھا سلوک کرتا ہے جیسے تم نے بتایا تو میں ایک حدیث سناتی ہوں, پھر اپنی عوام پر نرمی کرنے والے حکمران کی فضیلت میں سیدہ عائشہؓ نے حدیث سنائی کہ جو عوام کے ساتھ نرمی کرتا ہے اللہ بھی اس پر نرمی کرتا ہے

[٤٧٢٢] ١٩-(١٨٢٨) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ، فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا، إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ، فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ، وَالْعَبْدُ، فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ، وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ، فَيُعْطِيهِ ... نِي الَّذِي فَعَلَ ... أَنْ أُخْبِرَكَ مَا ... قُولُ فِي بَيْتِي ... مَنِي شَيْئًا فَشَقَّ ... مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي

[4722] ابن وہب نے کہا: مجھے حرملہ نے عبدالرحمان بن شماسہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس کسی مسئلے کے بارے میں پوچھنے کے لیے گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے عرض کی: میں اہلِ مصر میں سے ہوں۔ حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: تمھارا حاکم حالیہ جنگ کے دوران میں تمھارے ساتھ کیسا رہا؟ میں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات بری نہیں لگی، اگر ہم میں سے کسی شخص کا اونٹ مر جاتا تو وہ اس کو اونٹ دے دیتا، اور اگر غلام مر جاتا تو وہ اس کو غلام دے دیتا اور اگر کسی کو خرچ کی ضرورت ہوتی تو وہ اس کو خرچ دیتا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میرے بھائی محمد بن ابی بکر ؓ کے معاملے میں اس نے جو کچھ کیا وہ مجھے اس سے نہیں روک سکتا کہ میں تمھیں وہ بات سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں کہتے ہوئے سنی، (فرمایا:) ”اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان پر سختی کرے، تو اس پر سختی فرما، اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا اور ان کے ساتھ نرمی کی، تو اس کے ساتھ نرمی فرما!“

5 محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

صحیح مسلم کی یہ حدیث غور سے پڑھ لیں لکھا ہے کہ سیدہ عائشہؓ کے پاس ایک مصری آیا تو سیدہ عائشہؓ نے پوچھا تمہارا حکمران حالیہ جنگ کے دوران کیسا رہا تو اس مصری نے کہا بہت اچھا رہا ہر طرح سے ہماری مدد کرتا رہا تو سیدہ عائشہؓ نے کہا میرے بھائی محمد بن ابی بکر کے معاملے میں اس نے جو کچھ کیا مجھے روک نہیں سکتا کہ میں وہ حدیث سناؤں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کو ذمہ دار بنایا جائے اور وہ ان پر نرمی کرے تو اے اللہ! تو بھی اس سے نرمی فرما (صحیح مسلم:4722)

نوٹ: پہلی بات اِس حدیث میں سیدہ عائشہؓ اس مصری حکمران کی مذمت نہیں بلکہ فضیلت بیان کر رہی ہیں دوسری بات اس مصری حکمران کو اپنے بھائی کا قاتل بھی کہ رہی ہیں تیسری بات وہ مصری حکمران معاویہ بن حدیجؓ تھے محمد بن ابی بکر کو قتل حضرت معاویہ بن حدیجؓ نے کیا تھا سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ نے نہیں, اور اسکو قتل قصاص عثمانؓ میں کیا گیا تھا چوتھی بات سیدہ عائشہؓ نے خود اپنے بھائی کی ہلاکت کی بددعا کی تھی کیونکہ وہ بھی قتلِ سیدنا عثمانؓ کی سازش میں شریک رہا تھا لہزاہ سیدہ عائشہؓ اپنے بھائی کے قتل پر راضی تھیں تفصیل آگے آرہی ہے

[٤٧٢٢] ١٩-(١٨٢٨) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ، فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا، إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ، فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ، وَالْعَبْدُ، فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ، وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ، فَيُعْطِيهِ ... نِي الَّذِي فَعَلَ ... أَنْ أُخْبِرَكَ مَا ... يَقُولُ فِي بَيْتِي ... مَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ ... مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي

[4722] ابن وہب نے کہا: مجھے حرملہ نے عبدالرحمان بن شماسہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس کسی مسئلے کے بارے میں پوچھنے کے لیے گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے عرض کی: میں اہلِ مصر میں سے ہوں۔ حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: تمھارا حاکم حالیہ جنگ کے دوران میں تمھارے ساتھ کیسا رہا؟ میں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات بری نہیں لگی، اگر ہم میں سے کسی شخص کا اونٹ مر جاتا تو وہ اس کو اونٹ دے دیتا، اور اگر غلام مر جاتا تو وہ اس کو غلام دے دیتا اور اگر کسی کو خرچ کی ضرورت ہوتی تو وہ اس کو خرچ دیتا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میرے بھائی محمد بن ابی بکر ؓ کے معاملے میں اس نے جو کچھ کیا وہ مجھے اس سے نہیں روک سکتا کہ میں تمھیں وہ بات سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں کہتے ہوئے سنی، (فرمایا:) ”اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان پر سختی کرے، تو اس پر سختی فرما، اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا اور ان کے ساتھ نرمی کی، تو اس کے ساتھ نرمی فرما!“

6 محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

پوسٹ نمبر 5 میں جو صحیح مسلم: 4722 حدیث پڑھی آپ نے, بلکل وہی حدیث مسند ابی عوانہ میں بھی موجود ہے اسکین آپکے سامنے ہے سند اِسکی بھی بلکل صحیح ہے فرق صرف اتنا ہے کہ صحیح مسلم میں صرف مصری حکمران لکھا ہے وہ حکمران کون تھا اسکا نام موجود نہیں مگر مسند ابی عوانہ میں نام بھی موجود ہے ابن حدیج یعنی معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ یہ صحابی ہیں انکے متعلق ہی سیدہ عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے بھائی کے ساتھ انہوں نے جو معاملہ کیا وہ مجھے نہیں روک سکتا اچھے حکمران کی فضیلت میں حدیث بیان کرنے سے کہ جو اپنی عوام سے نرمی کرتا ہے اللہ بھی اس پر نرمی کرتا ہے, اِس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ محمد بن ابی بکر کو قتل معاویہ بن حدیجؓ نے کیا تھا اور سیدہ عائشہؓ اِس قتل پر راضی تھیں تفصیل صحیح سند سے آگے آ رہی ہے

[٧٠٢٤] **حدثنا** موهب بن يزيد بن خالد الرملي قال : ثنا ابن وهب قال : ثنا حرملة عن عبد الرحمن بن شماسة عن عائشة : أنها سمعت الذين يعدلون في حكمهم - يعني النبي ﷺ يقول : / « **اللهم ! من ولي من أمر أمتي شيئًا فشق عليهم فشق عليه ، ومن رفق بهم فارفق به** »[١] . 119/ب

[٧٠٢٥] **حدثنا** حمدان بن علي الوراق ومحمد بن صالح كِيلجة وهلال بن العلاء قالوا : ثنا أبو سلمة موسى بن إسماعيل قال : ثنا جرير بن حازم قال : حدثني حرملة بن عمران المصري عن عبد الرحمن بن شماسة المهري قال : دخلت على عائشة أم المؤمنين فقالت لي : ممن أنت ؟ قلت : من أهل مصر . قالت : كيف وجدتم ابن حديج في غزاتكم هذه ؟ فقلت : وجدناه خير أمير ، ما مات لرجل منا عبد إلا أعطاه عبدًا ، ولا (بعير)(*) إلا أعطاه بعيرًا ، ولا فرس إلا أعطاه فرسًا . فقالت : أما ! إنه لا يمنعني قتلُه أخي أنْ أحدث ما سمعتُ من رسول اللَّه ﷺ ، فأخبره أني سمعتُ رسولَ اللَّه ﷺ يقول : « **من ولي من أمر أمتي شيئًا فرفق بهم فارفق به ، ومن شق عليهم فشق عليه** »[٢] .

[٧٠٢٦] **حدثنا** عبد اللَّه بن مهران الطبسي قال : ث...

٧- بيان الأخبار الدالة على أنه يجب ... حفظ رعيته وتعاهدهم وحفظ أحوا... وحياطتهم والذب عنهم ، وأنـ... مسئول عنهم إذا ضيعهـم و (لن يحوطهم)[٣]

[٧٠٢٧] **حدثنا** الصغاني قال : ثنا محمد بن الفضل...

مُسندأبي عوانة
للإمام الجليل أبي عوانة يعقوب بن إسحاق الأسفراييني المتوفى ٣١٦هـ رضي الله عنه
تحقيق أيمن بن عارف الدمشقي
الجزء الرابع
دار المعرفة بيروت - لبنان

وَسندُہ صحیح

---

(١) انظر الحديث السابق .
(*) في الأصل : بعيرًا .
(٢) مسلم (١٨٢٨ / ...) من طريق جرير بن حازم .
(٣) كذا بالأصل ، ولعل الصواب : « لم يحطهم » .

7

محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

مولانا مودودی جنکی روافض و نیم روافض بہت تعریف کرتے ہیں انہوں نے بھی محمد بن ابی بکر کو قتلِ سیدنا عثمانؓ میں ملوث قرار دیاہے اور معجم الکبیر طبرانی روایت نمبر 131 میں صحیح سند سے ثابت ہے کہ سیدہ عائشہؓ کا بھی یہی موقف ہے کہ محمد بن ابی بکر قتلِ سیدنا عثمانؓ کی سازش میں پیش پیش تھا اور اسی وجہ سے سیدہ عائشہؓ نے جب قاتلینِ عثمانؓ پر لعنت کی تو سب سے پہلے اپنے بھائی کا ہی نام لیا اور اسے بددعا دی کہ اللہ میرے بھائی محمد بن ابی بکر سے قتلِ سیدنا عثمانؓ کا قصاص لے اور پھر یہ بددعا قبول بھی ہوئی اور محمد بن ابی بکر کو حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ نے قصاصِ عثمانؓ میں قتل کر دیا (اِسکا اصل اسکین پوسٹ نمبر 8 میں دیکھ لیں)
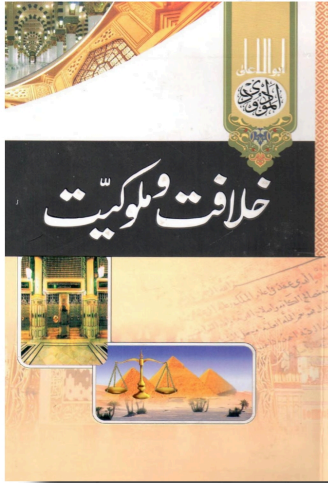
حضرت علیؓ ...ز... ...ن کے زمانے میں جس طرح کام...
ٹھیک ایک خلیف... ...صرف ایک چیز ایسی...
مدافعت میں ... ...ہ یہ کہ جنگِ جمل...
نے قاتلین... ...ِ جمل تک وہ ا...
بیزار تھے ... ...ران پر گرفت کر...
موقع کے منتظ... ...ؓ سے گفتگو کرنے...
انھوں نے حضرت... ...ن کی نمایندگی کرتے...
قعقاع نے کہا تھا کہ "حضرت... ...ینِ عثمانؓ پر ہاتھ ڈالنے کو اس و...
کر رکھا ہے جب تک وہ انھیں پکڑنے پر قادر نہ ہو جائیں، آپ لوگ بیعت کر لیں تو پھر خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینا آسان ہو جائے گا۔"[1] پھر جنگ سے عین پہلے جو گفتگو اُن کے اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کے درمیان ہوئی اس میں حضرت طلحہؓ نے اُن پر الزام لگایا کہ آپ خونِ عثمانؓ کے ذمہ دار ہیں، اور انھوں نے جواب میں فرمایا: لعن اللہ قتلة عثمان (عثمانؓ کے قاتلوں پر خدا کی لعنت)۔[2] لیکن اس کے بعد بتدریج وہ لوگ ان کے ہاں تقرب حاصل کرتے چلے گئے جو حضرت عثمانؓ کے خلاف شورش برپا کرنے اور بالآخر انھیں شہید کرنے کے ذمہ دار تھے، حتیٰ کہ انھوں نے مالک بن حارث الاشتر اور محمد بن ابی بکر کو گورنری کے عہدے تک دے دیے، درآں حالیکہ قتلِ عثمانؓ میں ان دونوں صاحبوں کا جو حصہ تھا وہ سب کو معلوم ہے۔ حضرت علیؓ کے پورے زمانۂ خلافت میں ہم کو صرف یہی ایک کام ایسا نظر آتا ہے جس کو غلط کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی طرح حضرت علیؓ نے بھی تو اپنے متعدد رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز کیا، مثلاً حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبیداللہ بن عباسؓ، حضرت قثم بن عباسؓ وغیرہم۔ لیکن یہ حجت پیش کرتے وقت وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یہ کام ایسے حالات میں کیا تھا جبکہ اعلیٰ درجے کی صلاحیتیں رکھنے والے اصحاب میں سے ایک گروہ ان کے ساتھ تعاون

---

[1] البدایہ، ج ۷، ص ۲۳۷۔ [2] ایضاً، ج ۷، ص ۲۴۰۔

8

محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

سیدہ عائشہؓ کی اپنے بھائی محمد بن ابی بکر کو ہلاکت کی بددعا

سیدہ عائشہؓ نے قاتلینِ عثمانؓ پر لعنت کی اور محمد بن ابی بکر و مالک اشتر وغیرہ کی ہلاکت کی بددعا کی

[حوالہ: معجم الکبیر:131 و سندہ صحیح)

131 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، ثنا حَزْمٌ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلِيقَ بْنَ خَشَّافٍ، يَقُولُ: وَفَدْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِنَنْظُرَ فِيمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَرَّ مِنَّا بَعْضٌ إِلَى عَلِيٍّ، وَبَعْضٌ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَبَعْضٌ إِلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهَا فَرَدَّتِ السَّلَامَ،

فَقَالَتْ: وَمَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَتْ: مِنْ أَيِّ أَهْلِ الْبَصْرَةِ؟ قُلْتُ: مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَتْ: مِنْ أَيِّ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ: أَمِنْ أَهْلِ فُلَانٍ؟ فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فِيمَ قُتِلَ عُثْمَانُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؟ قَالَتْ: قُتِلَ وَاللَّهِ مَظْلُومًا، لَعَنَ اللَّهُ قَتَلَتَهُ، أَقَادَ اللَّهُ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ بِهِ، وَسَاقَ اللَّهُ إِلَى أَعْيُنِ بَنِي تَمِيمٍ هَوَانًا فِي بَيْتِهِ، وَأَهْرَاقَ اللَّهُ دِمَاءَ بَنِي بُدَيْلٍ ... الْأَشْتَرِ سَهْمًا مِنْ ... إِلَّا أَصَابَتْهُ دَعْوَتُهَا

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں: میں نے طلیق بن خشاف کو کہتے ہوئے سنا: ہم بصورتِ وفد مدینے آئے یہ دیکھنے کے لیے کہ کس چیز کی پاداش میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' پس جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم میں سے کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے' کچھ امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے اور کچھ اُمہات المؤمنین کی طرف سے ہو کر گزرے' میں چلتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا' میں نے ان کی خدمت میں سلام پیش کیا' اُنہوں نے جواب لوٹایا اور فرمایا: کون آدمی ہے؟ میں نے عرض کی: ایک بصری ہوں' فرمایا: بصرہ کے کس قبیلے سے؟ عرض کی: بکر بن وائل' فرمایا: بنی بکر کی کس شاخ سے؟ عرض کی: قیس بن ثعلبہ' فرمایا: کیا تو فلاں لوگوں سے ہے؟ میں نے ان سے عرض کی: اے مؤمنوں کی ماں! کس بات میں امیر المؤمنین حضرت عثمان کی شہادت ہوئی؟ فرمایا: قسم ہے اللہ کی! انتہائی مظلومیت کی حالت میں انہیں شہید کیا گیا' آپ رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر اللہ لعنت کرے! ابن ابوبکر سے اللہ اس کا قصاص لے' اللہ بنی تمیم کی آنکھوں کی طرف اپنے گھر میں ذلت کی چکی چلائے' اللہ بنی بدیل کا خون گمراہی پر بہادے اور اشتر کی طرف اپنے تیروں میں سے ایک تیر بھیجے۔ قسم بخدا! اس گروہ میں سے ایک بھی ایسا آدمی نہ تھا جس کو آپ رضی اللہ عنہا کی بددعا نہ لگی ہو۔

131- أخرج نحوه البخاري في التاريخ الصغير جلد1صفحه95 رقم الحديث: 384 .

9

محمد بن ابی بکر کیوں قتل ہوا؟

محمد بن ابی بکر کو قصاصِ عثمانؓ میں قتل کیا گیا سیدہ عائشہؓ کی زبانی بھی یہ کنفرم ہوا کہ محمد بن ابی بکر قتل کی سازش میں شریک تھا اِسی لیے سیدہ عائشہؓ نے جب قاتلینِ عثمانؓ پر لعنت کی تو سب سے پہلے اپنے بھائی کا ہی نام لے کر بددعا کی اللہ اسے قتل کر دے, یعنی سیدہ عائشہؓ خود اسکی موت کی بددعا کر رہی ہیں کہ یہ قتل ہو جائے اور یہاں رافضیوں نے یہ مشہور کیا ہوا ہے کہ سیدہ عائشہؓ اپنے بھائی کے قتل کی وجہ سے فلاں صحابیؓ سے ناراض تھیں, ایسا تھا, ویسا تھا یہ سب جھوٹ اور بکواس ہے ایسا کچھ ثابت نہیں بلکہ سیدہ عائشہؓ انصاف پسند تھیں اسی لیے جہاں قاتلینِ عثمان مالک اشتر وغیرہ کو بددعا دی اور لعنت کی وہاں انصاف سے کام لیتے ہوئے سب سے پہلے اپنے بھائی کا نام لیا اور اسے بددعا دی یہ بددعا قبول ہوئی اور حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر کو قتلِ سیدنا عثمانؓ کے قصاص میں قتل کر دیا, یہ ہے وہ حقیقت جو روافض آپ سے چھپاتے آئے ہیں اور جھوٹ سناتے رہتے ہیں کہ اسکے ساتھ ظلم ہوا, گدھے کی کھال میں جلایا گیا, سیدہ عائشہؓ فلاں سے ناراض تھیں ایسا کچھ ثابت نہیں ہے جو حقیقت وہ ہم نے بتا دی

131 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، ثنا حَزْمٌ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلِيقَ بْنَ خَشَّافٍ، يَقُولُ: وَفَدْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ لِنَنْظُرَ فِيمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَرَّ مِنَّا بَعْضٌ اِلَى عَلِيٍّ، وَبَعْضٌ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَبَعْضٌ اِلَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهَا فَرَدَّتِ السَّلَامَ، فَقَالَتْ: وَمَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَتْ: مِنْ اَيِّ اَهْلِ الْبَصْرَةِ؟ قُلْتُ: مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَتْ: مِنْ اَيِّ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ: اَمِنْ اَهْلِ فُلَانٍ؟ فَقُلْتُ لَهَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فِيمَ قُتِلَ عُثْمَانُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَتْ: قُتِلَ وَاللّٰهِ مَظْلُومًا، لَعَنَ اللّٰهُ قَتَلَتَهُ، اَقَادَ اللّٰهُ ابْنَ اَبِي بَكْرٍ بِهِ، وَسَاقَ اللّٰهُ اِلَى اَعْيُنِ بَنِي تَمِيمٍ هَوَانًا فِي بَيْتِهِ، وَاَهْرَاقَ ... الْاَشْتَرِ ... اِلَّا اَصَابَتْهُ دَعْوَتُهَا

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں: میں نے طلیق بن خشاف کو کہتے ہوئے سنا: ہم بصورتِ وفد مدینے آئے یہ دیکھنے کے لیے کہ کس چیز کی پاداش میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' پس جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم میں سے کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے' کچھ امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے اور کچھ اُمہات المؤمنین کی طرف سے ہو کر گزرے' میں چلتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا' میں نے ان کی خدمت میں سلام پیش کیا' اُنہوں نے جواب لوٹایا اور فرمایا: کون آدمی ہے؟ میں نے عرض کی: ایک بصری ہوں' فرمایا: بصرہ کے کس قبیلے سے؟ عرض کی: بکر بن وائل' فرمایا: بنی بکر کی کس شاخ سے؟ عرض کی: قیس بن ثعلبہ' فرمایا: کیا تُو فلاں لوگوں سے ہے؟ میں نے ان سے عرض کی: اے مؤمنوں کی ماں! کس بات میں امیرالمؤمنین حضرت عثمان کی شہادت ہوئی؟ فرمایا: قسم ہے اللہ کی! انتہائی مظلومیت کی حالت میں انہیں شہید کیا گیا' آپ رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر اللہ لعنت کرے! **ابن ابوبکر سے اللہ اس کا قصاص لے'** اللہ بنی تمیم کی آنکھوں کی طرف اپنے گھر میں ذلت کی چکی چلائے' اللہ بنی بدیل کا خون گمراہی پر بہادے اور **اشتر کی طرف اپنے تیروں میں سے ایک تیر بھیجے**۔ قسم بخدا! اس گروہ میں سے ایک بھی ایسا آدمی نہ تھا جس کو آپ رضی اللہ عنہا کی بددعا نہ لگی ہو۔

131- أخرج نحوه البخاري في التاريخ الصغير جلد1 صفحه95 رقم الحديث: 384 .